انا للہ وانا الیہ راجعون

قارئین کرام! گزشتہ ماہ یکے بعد دیگرے ہمارے حلقۂ احباب کے بہت سے بزرگ اور دوست آخرت کو سدھار گئے۔
قانون حق ہے کہ ہر ذی روح کو اسی سفر کے ذریعے منزل تک پہنچنا ہے۔ جانے والوں کی جدائی کا غم فطری ہے۔ تاہم اس آرزو پر جی رہے ہیں کہ ایک روز ہمیں بھی اُن سے جا ملنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کے لئے یہ سفر آسان فرمائے اور اپنی رضا نصیب فرمائے (آمین) جو بزرگ اور احباب ہم سے رخصت ہوئے ذیل میں اجمالاً ان کا تذکرہ کیا جا رہا ہے۔

جانباز مرزا:

مجلس احرار اسلام کے بنیادی کارکن، تحریک آزادی کے مجاہد، تقریباً پندرہ کتابوں کے مصنف، آزادی کے لئے پندرہ سال قید، ایک سچا مسلمان، آخر وقت تک اپنے اسلاف کے راستے پر استقامت کے ساتھ چلتے رہے۔ انہوں نے آزادی کی تاریخ کو جن حالات میں لکھا وہ انہی کا حوصلہ تھا۔ غربت و افلاس اُن کے عزم کو شکست نہ دے سکے۔ تقریباً اسی برس کی عمر میں انتقال کیا۔

سید سعید شاہ صاحب:

مولانا سید عطاء المحسن بخاری کے رشتہ میں ماموں تھے۔ نہایت خوش اخلاق اور ملنسار تھے۔ ذوقِ مطالعہ بہت بلند تھا۔ پابند صوم صلوٰۃ اور محبت و شرافت کا پیکر تھے۔ خاندان کے ان بزرگوں میں سے تھے جنہوں نے ہمیشہ چھوٹوں کو اپنی شفقت سے نوازا۔ ان کی شفقتیں اور محبتیں ہمیشہ یاد رہیں گی۔

مولانا محمد علی صدیقی کاندھلوی:

دارالعلوم شہابیہ سیالکوٹ کے مدیر، متبحر عالم دین، تحریک مقدس تحفظ ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں نمایاں کردار ادا کیا اور قید ہوئے۔ مختلف علمی و تحقیقی کتابوں کے مصنف تھے۔ ان دنوں قرآن کریم کی تفسیر لکھ رہے تھے۔ صحیح معنوں میں دین کے مبلغ اور عالم باعمل تھے۔ حضرت امیر شریعت رحمہ اللہ سے بے مثال محبت تھی۔

مولانا حامد الانصاری غازی:

ہند و پاک کے مشہور عالم دین، دارالعلوم دیوبند سے منسلک رہے اور تدریسی و تصنیفی خدمات انجام دیں۔ "اسلام کا نظام حکومت" ان کی معرکۃ الآرا کتاب ہے۔ آپ صحیح معنوں میں اپنے اسلاف علماء حق کی یادگار تھے۔ گزشتہ ماہ بمبئی میں انتقال ہوا۔

الطاف پرواز:

معروف شاعر، صحافی اور ادیب، کسی زمانہ میں مجلس احرار کے ترجمان روزنامہ آزاد کے ایڈیٹر رہے۔ آزادی کی تحریک میں انتھک کارکن کی حیثیت سے کام کیا۔ حضرت امیر شریعت رحمہ اللہ سے بے پناہ محبت رکھتے تھے۔ ان دنوں اسلام آباد سے بچوں کے لئے "نئے چراغ" کے نام سے ایک رسالہ نکال رہے تھے۔ ان کی صحافتی و ادبی خدمات ناقابلِ فراموش ہیں۔

(بقیہ صہ ۱۲ پر)